

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صبح کی اسمبلی میں کیا حالت نماز والا قیام پاکستانی قومی ملی ترانے کی تعظیم کرتے ہوئے، بے حس و حرکت کھڑے ہو جانا، کسی قسم کی بات، سوال، جواب، حرکت حتیٰ کہ اشارہ تک نہ کرنا، کیا جائز ہے؟ خالص شرعی نقطہ نظر سے جواب دیں۔ قرآنی نصوص، حدیث و سیرت کے دلائل اور عبد صوابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کی عملی جھلک سے واضح کریں۔ کیا ایسا کرنا حکم اللہ، حکم رسول اللہ کی رو سے جائز، مستحسن ہے یا اس کے برعکس ناجائز و حرام ہے، اسی طرح کلاس روم میں استاد، پروفیسر، لیکچرار وغیرہ کے آتے ہی اپنی جگہ پر کھڑے ہو جانا کیسا ہے؟ یہ سوال صرف میرا ہی نہیں بلکہ عالمی اساتذہ برادری کا ہے (محبوب الہی توحیدی۔ راولپنڈی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز والا قیام ایک شرعی عبادت ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے آدمی، عورت یا کسی ترانے و نغمے کی تعظیم کے لیے بھی اپنی جگہ پر کھڑا ہونا اور جیسی حرکات آپ نے ذکر کی ہیں، اس طرح کی اختیار کرنا جائز نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُحْكِمُوا عَلَى النُفُوسِ وَالْأَعْيُنِ وَالْأُصْغُرِ وَالْأَكْبَرِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَيِّاتِ... سورة البقرة ۲۳۸

"نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیان نماز کی اور اللہ کے لیے خاموش ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔"

معلوم ہوا کہ قیام اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا چاہیے اللہ کے علاوہ کسی کے لیے قیام کرنا درست نہیں، جو اس چیز کو پسند کرتے ہیں کہ لوگ ان کے لیے کھڑے ہوں، ان کے لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کی وعید سنائی ہے۔ خواہ وہ استاد ہو یا مرشد، چودھری ہو یا وڈیرا، صدر ہو یا وزیر اعظم یا کسی بھی شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والا افسر ہو، اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا ہے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من أحب أن يثقل له الرجلان فيهما فثبوا منعه من النار"

(الودود و کتاب الادب باب فی قیام الرجل للرجل (5229) ترمذی کتاب الادب باب ما جاء فی کراهیۃ قیام الرجل للرجل (2764)

"جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔"

الو مجلہ فرماتے ہیں کہ:

"ابن معاویہ عن علی بن عقیل عن ابن عمر عن ابن الزبیر، قال: لما طعن قاتل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم: من نزهة أن يثقل له الرجلان فيهما فثبوا منعه من النار"

(مسند احمد 100/4/93، شرح السنه 12/295 (3330)

"امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے اس گھر میں ابن عامر اور ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو ابن عامر کھڑے ہو گئے اور ابن الزبیر بیٹھے رہے۔ ابن عامر کو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جا، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ بندے اس کے لیے مطیع ہو کر کھڑے کیے جائیں وہ اپنا گھر آگ میں بنالے۔"

(امام بغوی نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے)

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح بھی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من سره أن يثقل له يثقل له يومئذ، ورجعت النار"

(طبرانی کبیر 19/362 مشغل الباری طحاوی 2/38/39)

"جو آدمی اس بات کو پسند کرے کہ یہ اولاد آدم اسکے لیے قیام کی صورت میں مطیع ہو جائے اس کے لیے آگ واجب ہے۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ محبت تھی لیکن اتنی شدید محبت کے باوجود وہ آپ کے لیے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

"أَنَّهُ قَالَ: "لَمْ يَكُنْ خُصْمٌ أُخْتُ لَيْثِمَ بْنِ زَيْدٍ لِّرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُولُوا لِمَا يَنْهَوْنَ مِنْ كَرَاهِيَةٍ بَلَدًا".

(ترمذی کتاب الادب باب ما جاء في كراهية قيام الرجل للرجل (2763) شرح السنہ 12/294)

"انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا اور جب وہ آپ کو دیکھ لیتے تو کھڑے نہیں ہوتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ اس قیام کو برا سمجھتے ہیں۔"

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ و امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما نے صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیسیٰ پاکباز، اعلیٰ و ارفع ہستی کے لیے قیام جائز نہیں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرا کون سا ایسا ہو سکتا ہے جس کے لیے قیام کیا جائے؟

لہذا کسی سکول ماسٹر، جج، وکیل، پروفیسر، ڈائریکٹر، صدر، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، فوجی افسر، جنرل و کرنل، بریگیڈیئر، سیاستدان و مبنی و سیاسی رہنما کے احترام میں یا کسی گلوکار وغیرہ کے ترانے و نغمے یا گانے پر کھڑا ہونا شرعاً درست نہیں بلکہ جو لوگ اس قیام کو پسند کرتے ہیں وہ صحیحیحی ہی دنیا میں ہی اپنے لیے جہنم خرید رہے ہیں۔ بعض لوگ قیام کے جواب کے لیے یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ کہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو فرمایا:

"قُومُوا إِلَى سِدْرِكُمْ"

یعنی "اپنے سردار کی طرف اٹھو۔"

یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ میں موجود ہے اور کہتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ کسی کی تعظیم کی خاطر کھڑا ہونا جائز ہے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ:

"قُومُوا إِلَى سِدْرِكُمْ" تم اپنے سردار کی خاطر اٹھو بلکہ یوں فرمایا:

"قُومُوا إِلَى سِدْرِكُمْ"

اپنے سردار کی طرف اٹھ کر جاؤ۔ ان دونوں میں بہت فرق ہے۔

اس کی دوسری وجہ صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب (4122) میں ہے کہ جنگ خندق میں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی ہو گئے تھے۔ ایک قریشی حبان بن قیس نے ان کی بازو کی رگ میں تیر مارا تھا جس کی بنا پر وہ شدید زخمی ہو گئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خبر گیری کرنے کے لیے مسجد میں نیمہ لگوا یا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے واپس آئے تو آکر اسلحہ ہمارا اور غسل کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے، انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلحہ ہمارا دیا ہے اللہ کی قسم! میں نے تو ابھی اسلحہ نہیں ہمارا، ان کی طرف نکلیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہاں" تو جبرئیل علیہ السلام نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ قصہ مختصر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا کیونکہ انہوں نے معاہدہ توڑ کر کفار کی مدد کی تھی۔ جب وہ محاصرہ سے تنگ آ گئے تو انہوں نے قلعوں سے نکل کر اپنے آپ کو مسلمانوں کے سپرد کرنا اس شرط پر منظور کیا کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حکم کریں گے، وہ ہمیں منظور ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیغام بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کے قریب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: "اپنے سردار یا بہترین آدمی کی طرف اٹھو۔" مسند احمد 6/142 میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قُومُوا إِلَى سِدْرِكُمْ فَارْزُقُوهُ"

"اپنے سردار کی طرف اٹھو اور انہیں ہمارو۔"

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری 7/412 میں اس پر سکوت اختیار کیا، جو ان کے نزدیک صحیح یا حسن ہے۔ یہی بات ظفر احمد تقانوی دہلوی نے قواعد فی علوم الحدیث میں ذکر کی ہے اس حدیث سے صراحتاً معلوم ہوا کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریض تھے اور گدھے پر سوار ہو کر آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جب دیکھا کہ وہ مسجد کے قریب آچکے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو انہیں گدھے سے اُتارنے کے لیے حکم دیا تھا نہ کہ اپنی جگہ کھڑے ہونے کا۔ علاوہ ازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعظیم کے لیے قیام کا حکم دے بھی کیسے سکتے تھے؟ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے تعظیفی قیام بھی مکروہ سمجھتے تھے جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ (مجلد ۱۰ عودۃ اگست 1999ء)

حدیث احمدی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

